سورۃ الانعام

آیات ٥٩ - ٦٧

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ
مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ
لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع
وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ
رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۟ قف وَهُوَ
اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ
خُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَ
مِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ
فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ
كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ
عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ز وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ

وَعِنْدَهٗ - اور اس ہی کے پاس

مَفَاتِحُ الْغَيْبِ - غیب کی کنجیاں

مَفَاتِح - کنجیاں

مَفَاتِح - جمع ہے مَفْتَح (خزینہ) کی، اور مِفْتَح (کنجی) کی

(اس لیے یہاں دو ترجمے ممکن ہیں)

لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ - نہیں جانتا ان کو مگر وہ

وَيَعْلَمُ مَا - اور وہ جانتا ہے اس کو جو

فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ - خشکی میں ہے اور پانی میں ہے

وَمَا تَسْقُطُ - اور نہی گرتا

سَقَطَ يَسْقُطُ ، سَقْطًا و سُقُوْطًا - گرنا

مِنْ وَّرَقَةٍ - کوئی بھی پتہ

وَرَقہ - درخت کا پتہ

قرآن میں سکے (کرنسی) کے معنی میں بھی

کوئی باریک تہہ کی چیز یا پرت جیسے کاغذ وغیرہ

اِلَّا يَعْلَمُهَا - مگر وہ جانتا ہے اس کو

وَفِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ

وَلَا حَبَّةٍ - اور نہیں (گرتا) کوئی بھی دانہ

حَب / حَبہ - غلہ / اناج کا دانہ

جمع - حَبُوب

فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ - زمین کے اندھیروں میں

وَلَا رَطْبٍ - اور نہیں (گرتی) کوئی بھی تر چیز

رطب - تازہ، گیلا (رطوبت والا)، پانی والا

وَّلَا يَابِسٍ - اور نہ کوئی بھی خشک چیز

یابِس - خشک چیز (جس میں نمی نہ ہو)

رطب و یابِس - خشک و تر

اردو میں

(کِنایۃً) بُرا بھلا، نیک و بد، خوب و ناخوب
(مجازاً) اونچ نیچ، نشیب و فراز

اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ - مگر وہ ہے ایک واضح کتاب میں

وَهُوَ الَّذِيْ - اور وہ وہی ہے جو

يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ - پورا پورا لے لیتا ہے تم کو رات میں

تَوَفّٰی يَتَوَفّٰی ، تَوَفِّيًا - پورا پورا لینا (V)

وَفّٰی يُوَفِّي ، تَوْفِيَةً - پورا پورا دینا (II)

وَيَعْلَمُ مَا - اور وہ جانتا ہے اس کو جو

ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؏ ۶۰

جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ - تم لوگوں نے کمایا دن میں

جَرَحَ يَجْرَحُ ، جَرْحًا - زخم لگانا، نقصان دینا، کمانا

ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ - پھر وہ اٹھاتا ہے تم لوگوں کو

فِيهِ لِيُقْضٰٓى - اس میں تاکہ پورا کیا جائے

اَجَلٌ مُّسَمًّى - مقررہ مدت کو

اَجل - مدت

مُسَمّی - مقررہ

ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ - پھر اس کی ہی طرف تمہارا لوٹنا ہے

ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ - پھر وہ بتادے گا تمہیں

(ن ب أ) نَبَّأَ يُنَبِّئُ ، تَنْبِيْئًا - خبر دینا، بتانا (II)

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ - وہ جو تم لوگ کیا کرتے تھے

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ
وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٩﴾ وَ
هُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ
مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٠﴾

اُسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا بحر و بر میں جو کچھ ہے سب سے وہ واقف ہے درخت سے گرنے والا کوئی پتہ ایسا نہیں جس کا اسے علم نہ ہو زمین کے تاریک پردوں میں کوئی دانہ ایسا نہیں جس سے وہ باخبر نہ ہو خشک و تر سب کچھ ایک کھلی کتاب میں لکھا ہوا ہے وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے اور دن کو جو کچھ تم کرتے ہو اسے جانتا ہے، پھر دوسرے روز وہ تمہیں اِسی کاروبار کے عالم میں واپس بھیج دیتا ہے تاکہ زندگی کی مقرر مدت پوری ہو آخر کار اسی کی طرف تمہاری واپسی ہے، پھر وہ تمہیں بتادے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ
وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٩﴾ وَ
هُوَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ
مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٠﴾

He has the keys to the realm that lies beyond the reach of human perception; none knows them but He. And He knows what is on the land and in the sea; there is not a leaf which falls that He does not know about and there is not a grain in the darkness of the earth or anything green or dry which has not been recorded in a Clear Book.

He recalls your souls by night, and knows what you do by day; and then He raises you back each day in order that the term appointed by Him is fulfilled. Then to Him you will return whereupon He will let you know what you have been doing. .

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ

غیب کے خزانے فقط اللہ کے پاس ہیں

- اللہ کے کامل اور محیط علم اور اس کی قدرت کی یہ نہایت خوبصورت تعبیر ہے (صفت علم اور صفت قدرت)
- اللہ کا علم اس قدر محیط ہے کہ زمان و مکان کا ایک ذرہ بھی اس سے باہر نہیں ہے۔ زمین و آسمان کی ہر چیز اس کے علم میں ہے۔ بر و بحر کے تمام موجودات اس کے علم کے دائرے کے اندر ہیں۔ فضاؤں اور زمین کی گہرائیوں میں پائے جانے والے تمام ذرات بھی اس کے دائرہ علم کے اندر ہیں۔ خشک و تر اور زندہ و مردہ ہر چیز اس کے علم میں ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی علم و قدرت کی یہ وسعت اہل ایمان کے اندر کامل اعتماد، کامل تفویض، اور ہر حال میں اللہ کی رضا پہ راضی رہنے کا حوصلہ پیدا کرتا ہے۔ اس سے انسان کے اندر وہ خشیت بھی پیدا ہوتی ہے جو زندگی میں اس کو صحیح روش اختیار کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔
- اسلامی تصور حیات میں اس کائنات کے دو جہان ہیں، ایک عالم غیب اور دوسرا عالم مشاہدہ یا عالم شہود
- عالمِ غیب (جو انسانوں اور دوسری مخلوق کے لیے غیب ہے) اور عالمِ شہود کی ہر چیز کا خالق، مالک اور مقتدر اللہ
- یہ آیت کریمہ، علم غیب کو خداوند عالم سے مخصوص کرتے ہوئے مشرکین کے خیال کو رد کر رہی ہے کہ آپ ﷺ کو بھی غیب کا علم ہونا چاہیے

وَهُوَ الَّذِیۡ یَتَوَفّٰٮكُمۡ بِالَّيۡلِ وَیَعۡلَمُ مَا جَرَحۡتُمۡ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبۡعَثُكُمۡ فِیۡهِ لِیُقۡضٰۤی اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝۶۰

اللہ کی قدرت کاملہ سے آخرت کے حساب کتاب پر استدلال اور تنبیہ

زندگی، موت،.برزخ اور موت کے بعد اٹھائے جانے کا تمثیلی مشاہدہ

- اس آیتِ کریمہ میں نیند کو "موت" سے تعبیر کیا گیا ہے، اور موت کی مناسبت سے بیداری کو "بعث" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس مناسبت سے قدرت الٰہی کی وسعت اور حشر ونشر کا ثبوت پیش کیا گیا ہے اور ایک عام اور ناقابل انکار مثال دے کر قیامت کے دن زندہ ہو کر اٹھنے کو ثابت کیا جارہا ہے
- اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ انسان کی پوری زندگی مکمل طور پر اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ تمام امور اللہ کے علم، اللہ کی تقدیر اور اللہ کی تدبیر کے مطابق طے پا رہے ہیں۔ انسان کا جاگنا اور سونا، اس کا مرنا اور پیدا ہونا ، اس کا دوبارہ اٹھنا اور حساب وکتاب سب کے سب امر الٰہی کے مطابق طے ہو رہے ہیں اور آئندہ بھی اس کے مطابق ہی طے ہوں گے۔
- جیسے اللہ تعالیٰ انسانوں کو اس عارضی موت کے بعد دوبارہ زندگی دیتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے جو وہ دن میں کرتے ہیں پھر ذرا سوچو آخر تمہارے زندگی بھر کے اعمال سے وہ کیوں آگاہ نہیں ہوگا اور تمہارے نامہ عمل کی شکل میں اسے تمہارے سامنے پیش کرنے اور اس کے بارے میں بازپرس کرنے میں آخر اسے کیا مشکل پیش آئے گی؟

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾

وَهُوَ الْقَاهِرُ - اور وہ ہی غالب

قَاهِر - غالب، غلبہ پانے والا (جسکا مقابلہ ممکن نہ ہو)

فَوْقَ عِبَادِهٖ - اپنے بندوں پر

فوق - اوپر

وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ - اور وہ بھیجتا ہے تم پر

حَفِظَ يَحْفَظُ ، حِفْظًا - نگہداشت کرنا، بچانا

حَفَظَةً - نگہبان

حَافِظ - حفاظت کرنے والا، نگہبان

حَافِظ - کی جمع حَفَظَة

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ - یہاں تک کہ جب آتی ہے

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ - تم میں سے کیس کو موت

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا - تو پورا پورا لے لیتے ہیں اس کو ہمارے بھیجے ہوئے

وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ - اور وہ نہیں کوتاہی کرتے

فَرَّطَ يُفَرِّطُ ، تَفْرِيْطًا - کمی / کوتاہی کرنا (II)

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝61

اپنے بندوں پر وہ پوری قدرت رکھتا ہے اور تم پر نگرانی کرنے والے مقرر کر کے بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو اس کے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی جان نکال لیتے ہیں اور اپنا فرض انجام دینے میں ذرا کوتاہی نہیں کرتے

And He alone holds sway over His servants and sets guardians over you till death approaches any of you and Our deputed angels take his soul, neglecting no part of their task.

محمد اقبال

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾

اللہ اپنے بندوں اور ان کے امور پر مکمل غلبہ و قدرت رکھتا ہے

- کوئی انسان (یا دیگر مخلوق میں سے کوئی بھی) اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت اور اس کی گرفت و پکڑ سے باہر نہیں، وہ صاحب قوت بادشاہ ہے اور تمام انسان اس کی ایسی رعایا ہیں جو اس کے مکمل کنٹرول میں ہیں۔ اس بادشاہ کی حقیقی قوت اور لوگوں کی قوت کی درمیان کوئی نسبت نہیں ہے۔
- اس نے ہر انسان کے ساتھ نہ نظر آنے والے نگران (فرشتے) مقرر کر رکھے ہیں جو انسان کی ایک ایک جنبش اور ایک ایک بات پر نگاہ رکھتے ہیں اور تمہاری ہر ہر حرکت کا ریکارڈ محفوظ کرتے رہتے ہیں۔
- جب کسی کی موت کا وقت آتا ہے تو اللہ کے یہ فرستادہ فرشتے ہی اس کی روح قبض کرتے ہیں اور مجال نہیں ہے کہ وہ اس کام میں کوئی کوتاہی کریں، نہ ان کے قابو سے کوئی باہر نکل سکتا، نہ کسی کو وہ فراموش کر سکتے نہ کسی کی موت ایک لمحہ کے لیے بھی آگے پیچھے ہو سکتی۔
- لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۗ اس کے لیے اس کے آگے اور اس کے پیچھے یکے بعد دیگرے آنے والے کئی پہرے دار ہیں، جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں (الرعد: 11)
- إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ - دو کاتب اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہر چیز ثبت کر رہے ہیں (ق: 17)

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝۶۱

○ سیدنا ابوہریرہ (رض) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

○ ” بیشک میت کے پاس فرشتے آجاتے ہیں، اگر آدمی نیک ہو تو وہ کہتے ہیں کہ اے پاک جان ! نکل آ کہ تو پاک جسم میں تھی، نکل آ تو قابل ستائش ہے، تجھے سکون، خوش بو دار پھولوں اور ناراض نہ ہونے والے رب کی خوش خبری ہو، اس سے بار بار یہ کہا جاتا ہے، حتیٰ کہ روح نکل آتی ہے۔ پھر اسے آسمان تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ اس کے لیے دروازہ کھولنے کا کہا جاتا ہے۔ پوچھا جاتا ہے، کون ہے ؟ کہا جاتا ہے کہ فلاں ہے۔ وہ کہتے ہیں، پاک نفس کو خوش آمدید ہو، اچھے جسم میں تھی، داخل ہو جا اس حال میں کہ تو قابل ستائش ہے، تجھے آرام، خوش بو دار پھول اور ناراض نہ ہونے والے رب کی خوش خبری ہو۔ ہمیشہ اسے یہی کہا جاتا ہے، حتیٰ کہ اسے اس آسمان تک پہنچا دیا جاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ہے اور اگر آدمی برا ہو تو فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ اے خبیث جان ! نکل آ، تو خبیث جسم میں تھی، نکل آ تو قابل مذمت ہے، تجھے گرم پانی، پیپ اور اس طرح کے اور بہت سے عذابوں کی خوش خبری ہو، اس سے بار بار یہ کہا جاتا ہے، حتیٰ کہ وہ باہر نکل آتی ہے۔ پھر جب آسمان کھولنے کا کہا جاتا ہے تو ادھر سے پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہے ؟ جواب دیا جاتا ہے فلاں، تو کہا جاتا ہے کہ اس خبیث جان کو، جو خبیث جسم میں تھی، ہرگز خوش آمدید نہیں۔ تو واپس لوٹ جا کہ تو قابل مذمت ہے، تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جا سکتے۔ چنانچہ اسے آسمان سے واپس لوٹا دیا جاتا ہے اور پھر اسے قبر میں لے جایا جاتا ہے “ (مسند احمد)

ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾

ثُمَّ رُدُّوْٓا ۔ پھر ان کو لوٹایا جاتا ہے

رَدَّ يَرُدُّ ، رَدًّا ۔ لوٹانا، لوٹنا

اردو میں : رد، مَردُود، ارتداد، مرتد، متردد

اِلَى اللّٰهِ ۔ اللہ کی طرف

مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۔ جو ان کا حقیقی آقا ہے

مَولٰی ۔ خیر خواہ، حمایتی، ذمہ دار، نگران، کارساز

اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۔ سن لو ! اس ہی کا ہے تمام حکم

اَلَا ۔ کلمۂ تنبیہ

وَهُوَ اَسْرَعُ ۔ سب سے زیادہ جلد اور تیز ہے

سَرَعَ يَسْرَعُ ، سَرَعًا ۔ جلدی / تیزی کرنا

اَسْرَع ۔ افعل التفضیل (سب سے تیز)

الْحٰسِبِيْنَ ۔ حساب کرنے والوں میں

پھر سب کے سب اللہ، اپنے حقیقی آقا کی طرف واپس لائے جاتے ہیں خبر دار ہو جاؤ، فیصلہ کے سارے اختیارات اسی کو حاصل ہیں اور وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے

Then all are restored to Allah, their true protector. Behold, His is the judgement. He is the swiftest of those who take account.

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٣﴾

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ - آپ کہئے کون تم کو نجات دیتا ہے

نَجَّى يُنَجِّي ، تنْجِيةً - بچانا (II)

مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ - پانی اور خشکی کے اندھیروں سے

تَدْعُوْنَهٗ - تم پکارتے ہو جس کو

تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً - گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے

لَئِنْ اَنْجٰنَا - کہ بیشک اگر وہ نجات دے ہم کو

أنْجَى يُنْجِي ، إنْجاءً - نجات دینا (IV)

مِنْ هٰذِهٖ - اس سے

لَنَكُوْنَنَّ - تاکہ ہم ہو جائیں

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ - شکر کرنے والوں میں سے

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾

قُلِ - آپ کہئے

اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ - اللہ نجات دیتا ہے تم کو

مِّنْهَا - اس سے

وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ - اور ہر ایک دکھ سے

ثُمَّ - پھر (بھی)

اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ - تم شریک کرتے ہو (دوسروں کو)

كَرَبَ يَكْرُبُ ، كَرْبًا - دکھی ہونا

كَرْب سخت غم، دم گھوٹنے والا غم

كَرْب زمین کو نیچے اوپر کرنا اور کھودنا، وہ محکم گرہ جو کنویں کے ڈول کی ڈور میں لگائی جاتی ہے

غم و اندوہ انسان کے دل کو زیر و زبر کرتے ہیں اور گرہ کی طرح انسان کے دل پر بیٹھ جاتے ہیں

قُلۡ مَنۡ يُّنَجِّيۡكُمۡ مِّنۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ تَدۡعُوۡنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفۡيَةً‌ ۚ لَٮِٕنۡ اَنۡجٰٮنَا مِنۡ هٰذِهٖ
لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيۡكُمۡ مِّنۡهَا وَمِنۡ كُلِّ كَرۡبٍ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تُشۡرِكُوۡنَ ﴿۶۴﴾

اے محمدؐ! ان سے پوچھو، صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں کون تمھیں خطرات سے بچاتا ہے؟ کون ہے جس سے تم (مصیبت کے وقت) گڑگڑا، گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعائیں مانگتے ہو؟ کس سے کہتے ہو کہ اگر اس بلا سے تو نے ہم کو بچا لیا تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے؟ کہو، اللہ تمھیں اُس سے اور ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے پھر تم دوسروں کو اُس کا شریک ٹھیراتے ہو

Ask them (O Muhammad!): 'Who is it that delivers you from dangers in the deep darknesses of the land and the sea, and to whom do you call in humility and in the secrecy of your hearts? To whom do you pray: "If He will but save us from this distress, we shall most certainly be among the thankful?"

Say: "It is Allah alone Who delivers you from this and from every distress, and yet you associate others with Allah in His divinity.

محمد اقبال

قُلۡ مَنۡ یُّنَجِّیۡکُمۡ مِّنۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ تَدۡعُوۡنَہٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفۡیَۃً ۚ لَئِنۡ اَنۡجٰنَا مِنۡ ہٰذِہٖ لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیۡنَ ﴿۶۳﴾

انتہائی مصیبت میں انسان صرف اللہ کو پکارتا ہے

- ایک نا قابل تردید حقیقت اور انسان کی ایک نفسی کمزوری کی نشاندہی
- انسان جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے، چاروں طرف سے گھر جائے، اور مخلصی کی تمام راہیں مسدود ہو جائیں، جب لق ودق صحراؤں میں گم ہو جائے، جب جہاز کے گرنے کا خطرہ نظر آنے لگے جب کوئی مہلک بیماری جان کے درپے ہو، تو تمام مادی سہارے بے حقیقت ہو جاتے ہیں، اس وقت اسنان صرف اللہ کو یاد کرتا ہے کہ اس مصیبت سے میری جان چھوٹ گئ تو میں اس کا شکر گذار بند بنوں گا (اس لیے کہ اپنے خالق اور رب کی پہچان اس کی سرشت میں ہے) اور یہ توحید کی ایک محکم دلیل ہے
- مگر جہاں مصیبت دور ہوئی، خطرہ کا وقت گزر گیا پھر سر کشی اور تمرد کے راستے پر چل نکلتا ہے، تغافل اور شرک نوازی میں مشغول ہو جاتا ہے، مشکل میں صرف اللہ کا نام تھا، اور اب اپنی قوت اور تدبیر پر اعتماد ہے اپنی عقل کی تعریف ہے دینوی اور مادی سہاروں پر بھروسہ ہے
- [توحید کی دعوت و تبلیغ کا ایک اسلوب یہ بھی ہے کہ لوگوں کی توجہ زندگی کی خوفناک گھاٹیوں اور مشکلات میں اللہ تعالیٰ کی امداد کی جانب مبذول کروائی جائے]
- سختیاں اور مشکلات انسان کی توحیدی فطرت کے بیدار ہونے اور خدا کی جانب اس کی توجہ کرنے کا سبب بنتی ہیں

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٓ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا

قُلْ - آپ کہئے

هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٓ - وہی قدرت رکھنے والا ہے اس پر

اَنْ يَّبْعَثَ - کہ وہ بھیج دے

عَلَيْكُمْ عَذَابًا - تم پر کوئی عذاب

مِّنْ فَوْقِكُمْ - اوپر سے

اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ - یا تمہارے قدموں کے نیچے سے

اَرْجُل - رِجْلُ کی جمع (پاؤں)

اَوْ يَلْبِسَكُمْ - یا وہ تم لوگوں کو بھڑا دے

لَبَسَ يَلْبِسُ ، لَبْسًا کپڑا پہنانا (اور چھپانا)
گڈمڈ کرنا، ملانا (دست و گریباں)، لڑانا، بھڑانا

شِيَعًا - فرقہ فرقہ ہوتے ہوئے

شِيَعَة جمع شِيَعًا - بمعنی فرقہ، پارٹی، دھڑا، گروہ (اختلافات کی بناپر

وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

وَّيُذِيْقَ - اور وہ مزا چکھادے

ذَاقَ يَذُوْقُ ، ذَوْقًا ۔ مزا چکھنا

أذَاقَ يُذِيْقُ ، إذَاقةً ۔ مزا چکھانا (IV)

بَعْضَكُمْ ۔ تمہارے بعض کو

بَاْسَ بَعْضٍ ۔ بعض کی سختی کا

بَأْس ۔ سختی

اُنْظُرْ كَيْفَ - (تو) دیکھو کیسے

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ۔ ہم پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں آیات

صَرَّفَ يُصَرِّفُ ، تَصْرِيْفًا

پھیرنا، موڑنا، بدلنا (II)

لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۔ شائد کہ وہ سمجھیں

فَقِهَ يَفْقَهُ ، فِقْهًا و فَقَهًا سمجھنا

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰٓ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ
شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾

کہو، وہ اِس پر قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب اوپر سے نازل کر دے، یا تمہارے قدموں کے نیچے سے برپا کر دے، یا تمہیں گروہوں میں تقسیم کر کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کی طاقت کا مزہ چکھوا دے دیکھو، ہم کس طرح بار بار مختلف طریقوں سے اپنی نشانیاں ان کے سامنے پیش کر رہے ہیں شاید کہ یہ حقیقت کو سمجھ لیں

Say: "It is He Who has the power to send forth chastisement upon you from above you, or from beneath your feet, or split you into hostile groups and make some of you taste each others' violence. Behold, how We set forth Our signs in diverse forms, so that maybe they will understand the Truth"

محمد اقبال

قُلۡ هُوَ الۡقَادِرُ عَلٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَ عَلَيۡكُمۡ عَذَابًا مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ اَوۡ مِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِكُمۡ اَوۡ يَلۡبِسَكُمۡ شِيَعًا وَّيُذِيۡقَ بَعۡضَكُمۡ بَاۡسَ بَعۡضٍ ؕ

اللہ تعالیٰ ہر طرح کا اور ہر طرف سے عذاب بھیجنے پر قادر ہے

- یہ نہ سمجھو کہ آج اگر امن و اطمینان کی زندگی حاصل ہے تو پھر کبھی خدا کی پکڑ میں آ ہی نہیں سکتے
- اللہ کے عذاب کو آتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ ہوا کا ایک طوفان تمہیں اچانک برباد کر سکتا ہے۔ زلزلے کا ایک جھٹکا تمہاری بستیوں کو پیوند خاک کر دینے کے لیے کافی ہے۔ قبیلوں اور قوموں اور ملکوں کی عداوتوں کے میگزین میں ایک چنگاری وہ تباہی پھیلا سکتی ہے کہ سالہا سال تک خونریزی و بدامنی سے نجات نہ ملے۔
- وہ آپس میں خانہ جنگی میں مبتلا کر دے جو عذاب کی ایک بدترین صورت ہے جس میں لوگ آپس میں دست و گریبان اور قتل و غارت گری میں مصروف ہو جاتے ہیں اور اس گناہ اور جرم کے احساس سے ہی بیگانہ ہو جاتے ہیں ۔ انسانی تاریخ ان مثالوں سے بھری پڑی ہے
- آپ ﷺ کو امت کی آپس کی خانہ جنگی کے بارے میں بہت فکر مند رہتے تھے ، اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعا فرماتے (جس سے آپ ﷺ کو روک دیا گیا)
- آج امت نسلی ، لسانی ، وطنی قومیتوں ، فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئی ہے ، اس گروہ بندی اور اس کی بنیاد پر باہمی خون ریزی عذاب الٰہی کی بدترین شکل ہے

قُلۡ هُوَ الۡقَادِرُ عَلٰۤى اَنۡ يَّبۡعَثَ عَلَيۡكُمۡ عَذَابًا مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ اَوۡ مِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِكُمۡ اَوۡ يَلۡبِسَكُمۡ شِيَعًا وَّيُذِيۡقَ بَعۡضَكُمۡ بَاۡسَ بَعۡضٍ ؕ

- اس آیت میں عذاب کی تین صورتیں بیان کی گئی ہیں اور پھر لفظ عَذَابًا کو تنوین کے ساتھ نکرہ لا کر اس طرف توجہ دلائی گئی کہ ان تینوں قسموں میں عذاب کی اور قسمیں بھی شامل ہو سکتی ہیں (ملتی جلتی تمام صورتیں)
- اوپر کے عذاب سے مراد وہ عذاب بھی ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ آسمان سے بھیجے جیسے طوفان، بجلی، خوفناک آواز (صاعقہ)، شدید نقصان دہ بارشیں وغیرہ اور نیچے کے عذاب سے مراد زلزلے، سیلاب اور خسوف وغیرہ
- حضرت عبداللہ ابن عباس اور مجاہد وغیرہ ائمہ تفسیر نے فرمایا کہ اوپر کے عذاب سے مراد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ اور بے رحم حکام مسلط ہو جائیں اور نیچے کے عذاب سے مراد یہ ہے کہ اپنے نوکر، غلام اور خدمت گار یا ماتحت ملازم (Civil and Public servants) بے وفا، غدار، کام چور اور خائن ہو جائیں۔
- شعب الایمان (عن بیہقی) میں رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ ، جیسے تم خود ہوگے ویسے ہی لوگ تمہارے اوپر حکمران ہو جائیں گے
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں سب بادشاہوں کا مالک اور بادشاہ ہوں، سب بادشاہوں کے قلوب میرے ہاتھ میں ہیں، جب میرے بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں اور حکام کے قلوب میں ان کی شفقت و رحمت ڈال دیتا ہوں اور جب میرے بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کے حکام کے دل ان پر سخت کر دیتا ہوں، وہ ان کو ہر طرح کا برا عذاب چکھاتے ہیں، اس لیے تم حکام اور امراء کو برا کہنے میں اپنے اوقات ضائع نہ کرو، بلکہ اللہ کی طرف رجوع اور اپنے عمل کی اصلاح کی فکر میں لگ جاؤ، تاکہ تمہارے سب کاموں کو درست کر دوں " (مشکوٰۃ)

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ

- حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی تفسیر کے مطابق حکام کا ظلم وجور اوپر سے آنے والا عذاب ہے اور ماتحت ملازموں کی بے ایمانی، کام چوری، غداری، نیچے سے آنے والا عذاب ہے اور دونوں کا علاج ایک ہی ہے کہ سب اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور بے راہ روی سے باز آجائیں تو قدرت خود ایسے حالات پیدا کردے گی کہ یہ مصیبت رفع ہو ورنہ صرف مادی تدبیروں کے ذریعہ ان کی اصلاح کی امید اپنے نفس کو دھوکہ دینے کے سوا کچھ نہیں، جس کا تجربہ ہر وقت ہو رہا ہے

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۫ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ - اور جھٹلایا اس کو آپ کی قوم نے

وَهُوَ الْحَقُّ - حالانکہ وہی حق ہے

قُلْ لَّسْتُ - آپ کہئے میں نہیں ہوں

عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ - تم لوگوں پر کوئی نگراں

لِكُلِّ نَبَاٍ - ہر ایک خبر کے لیے

نَبَا - خبر

نَبِی - خبریں دینے والا

مُّسْتَقَرٌّ - ایک وقت ہے (ق ق ر)

اِسْتَقَرَّ يَسْتَقِرُّ ، اِسْتِقْرَارًا - مقررہ وقت، قرارگاہ (x)

اردو میں: قرار، تقریر، اقرار، مستقر، استقرار

وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ - اور عنقریب تم لوگ جان لوگے

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوۡمُكَ وَهُوَ الۡحَقُّ ؕ قُلۡ لَّسۡتُ عَلَيۡكُمۡ بِوَكِيۡلٍؕ ۝٦٦ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسۡتَقَرٌّ ۫
وَّ سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۝٦٧

تمہاری قوم اُس کا انکار کر رہی ہے حالانکہ وہ حقیقت ہے اِن سے کہہ دو کہ میں
تم پر حوالہ دار نہیں بنایا گیا ہوں، ہر خبر کے ظہور میں آنے کا ایک وقت مقرر
ہے، عنقریب تم کو خود انجام معلوم ہو جائے گا

Your people have denied it even though it is the Truth. Say: "I am not a guardian over You.
Every tiding has its appointed time; you yourselves will soon know (the end).